مردوں و عورتوں کیلئے

مخصوص مسائل

اس مجموعہ میں وہ مسائل منتخب کرکے لکھے گئے ہیں جن کے دریافت کرنے سے مرد و عورت شرماتے ہیں اور انکے معلوم نہ ہونے سے اکثر گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

عطاء الرحمٰن



مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

مردوں و عورتوں کیلئے

مخصوص مسائل

اِس مجموعہ میں وہ مسائل منتخب کر کے لکھے گئے ہیں جنکے
دریافت کرنے سے مرد و عورت شرماتے ہیں اور انکے
معلوم نہ ہونے سے اکثر گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں'

جامع

عطاء الرحمٰن صاحب

ناشر

مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر اردو بازار
۱۸ــ اردو بازار
لاہور

فہرست مضامین مخصوص مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وضو کا بیان

مسئلہ جو چیزیں پیشاب و پاخانہ کے مقام سے نکلیں ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے پیشاب و مذی و منی اور ودی و کیڑا یا پتھری اور کاج و ہوا وغیرہ کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ کتنی ہی تھوڑی مقدار میں کیوں نہ ہو۔ (عالمگیری جلد اول)

مسئلہ اگر کسی شخص کو پیشاب نکل آنے کا خوف ہو اس وجہ سے وہ پیشاب کے سوراخ میں روئی رکھ لے اگر وہ روئی نہ رکھے تو پیشاب نکل آوے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور جب تک پیشاب روئی میں ظاہر نہ ہو جائے تب تک اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ (عالمگیری جلد اول)

مسئلہ مرد کے ہاتھ لگانے سے یا یوں ہی خیال کرنے سے اگر عورت کی آگے کی راہ سے پانی آجاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے مذی کہتے ہیں۔

مسئلہ بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیسدار پانی جو عورت کے آگے کی راہ سے آتا ہو تو وہ پانی نجس ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (بعض علما اس کے خلاف بھی کہتے ہیں مگر احتیاط اسی میں ہے)۔

مسئلہ پیشاب یا مذی کا قطرہ عورت کے پیشاب کے مقام سے سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو

ٹوٹ گیا۔ وضو ٹوٹنے کیلئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کا پیشاب کا مقام مل جاوے اور کچھ کپڑا وغیرہ بیچ میں آڑ نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنے اپنے پیشاب کے مقام ملا دیں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن ایسا کرنا نہایت بُرا اور گناہ ہے۔ دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے،

مسئلہ اگر کسی شخص کے مشترک حصے (یعنی پائخانہ کے مقام) کا کوئی جزو باہر نکل آئے (جسے کانچ نکلنا کہتے ہیں) تو اس سے وضو جاتا رہے گا خواہ وہ اندر چلا جائے یا کسی لکڑی وغیرہ کے ذریعہ اندر پہنچایا گیا ہو۔

مسئلہ مذی اور ودی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ پیشاب کے بعد جو مٹیالے رنگ کا گاڑھا گاڑھا پانی آتا ہے اسے ودی کہتے ہیں۔

مسئلہ وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی مردار کھال نوچ ڈالی تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ اتنی جگہ دوبارہ پانی پہنچانا ضروری ہے۔

مسئلہ وضو کے بعد اپنا ستر کھل گیا یا اور کسی کے ستر پر نظر پڑ گئی تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ اگر وضو کر کے اپنے پیشاب کا مقام چھولے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ مرد ہو یا عورت۔

غسل کا بیان

مسئلہ عورت کو پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچانا غسل میں فرض ہے۔ اگر پانی نہ پہنچے گا تو

غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر مرد کی ختنہ نہ ہوئی ہوں تو اس کھال کے اندر پانی پہنچائے بغیر غسل نہ ہوگا جو ختنہ میں کاٹ دی جاتی ہے۔

مسئلہ سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آوے تو غسل واجب ہوجاتا ہے چاہے مرد کے نکلے یا عورت کے نکلے۔

مسئلہ اگر آنکھ کھلی اور کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تو بھی غسل کرنا واجب ہوجاتا ہے چاہے سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔

تنبیہ :- جوانی کے جوش کے وقت اول اول جو پانی نکلتا ہے اسکے نکلنے سے جوش زیادہ ہوجاتا ہے کم نہیں ہوتا اس کو مذی کہتے ہیں اور جب خوب مزہ آکر جی بھر جاتا ہے اس وقت جو نکلتا ہے اس کو منی کہتے ہیں اور پہچان ان دونوں کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑجاتا ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہوجاتا ہے اور مذی پتلی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے سو فقط مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری عورت کے آگے کی راہ میں اندر چلی جاوے اور چھپ جاوے تو دونوں پر غسل واجب ہوجاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے اور اگر پیچھے کی راہ میں گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ اگر کسی کی سپاری کٹی ہوئی ہو تو سپاری کے مقدار عضو جب داخل ہوجائیگا تو غسل واجب ہوجائے گا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔

مسئلہ اگر کسی چوپائے جانور کے دخول کرے یا مردے کے یا کسی چھوٹی لڑکی کے جو مجامعت کے قابل نہو تو بغیر انزال کے غسل واجب نہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ جو خون عورت کو ہر مہینے آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے۔ اس کو حیض کہتے ہیں۔ جب یہ خون بند ہو جاوے تو غسل کرنا فرض ہے اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں۔ اس کے بند ہونے پر بھی غسل کرنا فرض ہے۔ خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے جوش کے ساتھ منی نکلنا۔ مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا۔ حیض اور نفاس کا خون بند ہو جانا۔

مسئلہ چھوٹی لڑکی سے اگر مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس لڑکی پر غسل واجب نہیں ہے لیکن عادت ڈلانے کیلئے اسے غسل کرانا چاہئے۔

مسئلہ سوتے میں عورت نے مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب دیکھا یا مرد نے خواب میں کسی عورت سے صحبت کی اور مزہ بھی آیا لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اس صورت میں غسل واجب نہیں ہے البتہ اگر منی نکل آئی تو غسل واجب ہے اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگا۔ معلوم ہو لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ مذی ہے منی نہیں ہے تب بھی غسل واجب ہے مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ نہانے کے بعد عورت کے مقام سے شوہر کی منی نکل آئی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہوگیا پھر نہانا واجب نہیں۔

مسئلہ اگر تھوڑی سی منی نکلی اور غسل کر لیا پھر نہانے کے بعد اور منی نکل

آئی تو پھر نہانا واجب ہے۔ اس مقام پر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے الگ ہو جائے اور کچھ حصہ اس کا خارج ہوا اور کچھ حصہ کسی وجہ سے اندر رک جائے اور غسل کرنے کے بعد خارج ہو تو دوبارہ غسل واجب ہوتا ہے اور اگر غسل کے بعد بلا شہوت کے جدید منی نکلے تو اس پر دوبارہ غسل واجب نہیں۔ اصل قاعدہ وجوبِ غسلِ مکرر کا یہ ہے لیکن چونکہ اس کا معلوم ہونا مشکل ہے کہ جو منی بعد غسل بلا شہوت کے نکلی ہے وہ منی پہلی ہے یا جدید ہے اس لئے فقہا نے امارت کا لحاظ کیا اور کہا کہ جو منی قدرے چالیس پچاس قدم چلنے کے قبل نکلے یا سونے اور پیشاب کرنے کے قبل نکلے تو وہ منی پہلی ہے اس لئے غسل دوبارہ کرے اور اگر زیادہ چلنے پھرنے کے بعد نکلے یا سونے یا پیشاب کرنے کے بعد بلا شہوت نکلے تو وہ منی جدید ہے اس کے نکلنے سے دوبارہ غسل واجب نہیں۔

مسئلہ بیماری کی وجہ سے یا بوجھ اٹھانے سے یا کہیں سے گر پڑنے سے یا اور کسی وجہ سے مرد کے یا عورت کے اگر منی نکل آئی مگر جوش اور شہوت و خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جاوے گا۔

مسئلہ میاں بی بی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو تو دونوں نہالیویں احتیاط اسی میں ہے کیونکہ معلوم نہیں یہ کس کی منی ہے۔

مسئلہ جب کوئی کافر مسلمان ہو دے تو اس کو غسل کر لینا مستحب ہے۔ البتہ اگر حالت کفر میں اس پر غسل فرض ہوا ہو اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو

مگر شرعاً اس کا غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اس پر غسل فرض ہے۔
مسئلہ جب کوئی مُردے کو نہلائے تو نہلانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔
مسئلہ جس پر نہانا واجب ہے۔ اگر وہ نہانے سے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے اپنے ہاتھ اور منھ دھولیوے اور کلی کر لیوے تب کھائے پیے اور اگر بے ہاتھ منھ دھوئے کھا پی لے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔
مسئلہ جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور مسجد میں جانا جائز نہیں اور قرآن شریف کا پڑھنا بھی منع ہے۔
مسئلہ اگر اپنی جگہ سے منی شہوت سے جدا ہوئی مگر اس نے انگلی وغیرہ لگا کر سوراخ بند کر لیا اور جب شہوت جاتی رہی تو منی نکلی تو اس صورت میں بھی غسل فرض ہو جائے گا۔
مسئلہ اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کی منی اس کھال میں رہ جائے جو ختنہ میں کاٹ دی جاتی ہے تو غسل فرض ہو جائے گا۔
مسئلہ جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اور وہ اپنے خاص حصے کا سر کسی عورت کے مقام میں داخل کر دے تو اس صورت میں بھی دونوں پر غسل فرض ہو گا۔
مسئلہ جس شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو (جیسے جریان کی وجہ سے ہوتا ہے) تو اس پر غسل فرض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر ایسے مریض کو شہوت سے منی آئے تو غسل فرض ہو جائے گا۔
مسئلہ اگر کوئی مرد اپنا خاص عضو کسی عورت یا مرد کی ناف میں یا رانوں

میں داخل کردے اور منی نہ نکلے تو اس صورت میں غسل فرض نہ ہوگا۔
مسئلہ اگر کوئی مرد یا عورت خواب میں اپنی منی نکلتے ہوئے دیکھے اور جاگنے کے بعد کپڑوں پر تری یا اور کوئی منی کا اثر معلوم نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہے اگرچہ خواب میں منی نکلنے کی لذت بھی محسوس ہوئی ہو۔
مسئلہ عورت اپنے مقام خاص میں اگر کسی وجہ سے خود دوائی رکھے یا دائی سے رکھوائے تو اس پر غسل فرض نہیں ہے۔
مسئلہ جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور اس کا پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام اور کلمہ اور درود شریف پڑھنا جائز ہے اور اس قسم کے مسئلوں کو ہم انشاء اللہ حیض کے باب میں بیان کریں گے۔
مسئلہ تفسیر کی کتابوں کو بے نہائے اور بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ کے قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے۔
مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے بچھونے پر سویا ہو جس پر منی لگ کر خشک ہوگئی تھی پھر اسکو پسینا آیا اور اس سے وہ بچھونا تر ہوگیا تو اگر اس بچھونے کی تری کا اثر اس کے بدن پر ظاہر نہیں ہوا تو اس کا بدن ناپاک نہ ہوگا۔ اگر بچھونے کی تری کا اثر بدن پر ظاہر ہو جائیگا تو بدن ناپاک ہو جائیگا اس کا پاک کرنا واجب ہوگا۔
مسئلہ پیشاب پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجا کر لینا کافی ہے بشرطیکہ مخرج کی جگہ سے پھیلا نہ ہو اگر مخرج کی جگہ سے پھیل گیا ہو تو پانی سے بھی پاک کرنا ضروری ہے اور اگر ایک درم کے برابر پھیل گیا ہو تو پانی سے استنجا کرنا

واجب ہے۔
مسئلہ پیشاب کے استنجے کا قاعدہ یہ ہے کہ ذکر کو (پیشاب گاہ کو) بائیں ہاتھ سے پکڑے اور بائیں ہاتھ میں ڈھیلا لے اور اتنی دیر تک ڈھیلے سے خشک کرے کہ دل گواہی دیدے کہ اب قطرہ وغیرہ جو آنا تھا آچکا اب اور قطرہ نہیں آئے گا اور بعض نے لکھا ہے کہ چند قدم چل کر استنجا کرے یا داہنی ٹانگ کو بائیں ٹانگ پر لپیٹے تاکہ کوئی قطرہ رُکا ہوا ہو تو وہ نکل آوے۔ اصل یہ ہے کہ دل کو اطمینان ہو جائے کہ جو نجاست سوراخ میں تھی وہ تمام نکل آئی تو استنجا ہو گیا۔ اس کے بعد پانی سے بھی دھو لینا بہتر ہے۔ اگر سپاری پر پیشاب پھیل گیا ہو تو دھونا واجب ہے۔
مسئلہ پیشاب کر کے ڈھیلا کر لیا پانی سے استنجا نہیں کیا اور وضو کرتے وقت پانی سے استنجا کرنا یاد نہیں رہا اور وضو کرنے کے بعد یاد آیا کہ پانی سے استنجا کرا نہیں تو یاد آنے پر استنجا کرے اور اگر نماز میں یاد آیا کہ پانی سے استنجا نہیں کیا اگر یہ گمان ہے کہ سپاری پر ایک درہم کے قریب نجاست نہیں لگی تھی تو نماز پڑھ لے۔ نماز ہو جائے گی اور اگر سپاری پر پھیلنے کا یقین ہے تو نماز توڑ کر استنجا کر کے نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر نماز کے بعد یاد آئے کہ میں نے پانی سے استنجا نہیں کیا تھا تو خیال کرے اگر ایک درہم کے قریب نجاست کے پھیلنے کا یقین ہو تو دوبارہ استنجا کر کے نماز پڑھے۔ اگر یقین ہے کہ ایک درہم تو کیا ایک دو چاول کے قریب ہی پھیلا ہو گا تو دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ استحاضہ والی عورت کو ہر نماز کے وقت استنجا کرنا واجب ہے۔
مسئلہ کسی کو قطرہ آنے کا مرض ہے تو اسکو ہر نماز کے وقت استنجا کرنا اور قطرہ آنے کی جگہ کا کپڑا دھونا واجب ہے یا وہ تہبند و پاجامہ بدلنا ضروری ہے۔
مسئلہ کسی کا بایاں ہاتھ شل ہو جائے یا کٹ جائے اور پانی ڈالنے والا نہیں ہو تو پانی سے استنجا کرنا اس پر ضروری نہیں۔ صرف ڈھیلے ہی کافی ہیں اور اگر جاری پانی پر قادر ہو تو داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔ (عالمگیری جلد اول)
مسئلہ بیمار آدمی کی بیوی اور باندی نہ ہو اور اس کا بیٹا یا بھائی ہو اور وہ خود وضو نہیں کرسکتا تو اس کو اس کا بیٹا یا بھائی وضو کرا دے مگر استنجا نہ کرا دے کیونکہ وہ اس کے ذکر کو نہیں چھو سکتا استنجا اس سے ساقط ہو جائیگا۔ اسی طرح عورت کا شوہر نہ ہو تو بیٹی بہن اس کو وضو کرا دیں مگر استنجا وہ بھی نہ کرائیں کیونکہ ان کو بھی استنجے کی جگہ ہاتھ لگانا منع ہے۔ اس عورت سے بھی استنجا ساقط ہو جاتا ہے۔
مسئلہ ایک ڈھیلے سے ایک بار استنجا کرے دوبارہ نہ کرے یعنی جس ڈھیلے کو ایک مرتبہ استعمال کر لیا جائے اس کو دوبارہ استعمال نہ کرے ہاں اگر ایک ڈھیلا اتنا بڑا ہے کہ اس کے ایک حصہ سے ایک دفعہ کر لیا دوسری دفعہ دوسرے حصہ سے کر لیا تو جائز ہے۔ (مستعمل جگہ کو دوبارہ استعمال نہ کرے)۔
مسئلہ کھڑے ہو کر لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان

مسئلہ دن میں کوئی سو گیا اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ مرد عورت کا ساتھ لیٹنا۔ ہاتھ لگانا۔ پیار کرنا یہ سب درست ہے لیکن اگر جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ رات کو نہانے کی ضرورت ہو گئی مگر غسل نہیں کیا۔ دن کو نہایا تب بھی روزہ ہو گیا بلکہ اگر دن بھر نہ نہاوے تب بھی روزہ نہیں جاتا البتہ ناپاک رہنے اور نماز نہ پڑھنے کا گناہ الگ ہو گا۔

مسئلہ اگر روزہ کی حالت میں ہمبستری کی تو روزہ ٹوٹ جائیگا اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دیوے۔ جب مرد کی پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہو جائیں گے چاہے انزال ہو یا نہ ہو (یعنی منی نکلے یا نہ نکلے)۔ (عالمگیری)

مسئلہ اگر روزہ دار اپنے عضو مخصوص کو اپنے ہاتھ سے یا کسی اور کے ہاتھ سے مساس کرائے یا ہلوائے اور انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہو گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ اگر کسی مردہ سے یا جانور سے اپنے عضو مخصوص کو رگڑا یا مساس کیا

اور انزال ہوگیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں (عالمگیری)
مسئلہ ایک عورت سو رہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس سے کسی نے صحبت کی تو اس عورت کا روزہ جاتا رہا اس پر قضا واجب ہے اور صحبت کرنیوالے پر دونوں واجب ہیں۔ قضا بھی اور کفارہ بھی۔
مسئلہ کسی عورت سے زبردستی صحبت کی تو عورت پر قضا لازم ہے کفارہ نہیں اور مرد پر دونوں لازم ہیں قضا و کفارہ۔ ہاں اگر وہ شروع میں راضی نہیں تھی مگر انزال سے پہلے راضی ہوگئی تو اس پر بھی دونوں چیزیں لازم ہیں۔
مسئلہ کوئی مرد سو رہا تھا کسی نے اس کے عضو مخصوص کو مساس کیا اور انزال ہوگیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ (عالمگیری)
مسئلہ اگر کسی نے اپنی بیوی یا لونڈی وغیرہ کے بوسے لئے اور انزال ہوگیا تو روزہ فاسد ہوگیا۔ قضا لازم ہے کفارہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)
مسئلہ اگر کسی جانور کے بوسے لئے اور انزال ہوگیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔
مسئلہ اگر عورت کو کپڑے کے اوپر سے مساس کیا اور انزال ہوگیا تو اگر اس کے بدن کی حرارت معلوم ہوئی تو روزہ فاسد ہوجائیگا۔
مسئلہ اگر کسی جانور کی فرج کو ہاتھ سے مساس کیا اور انزال ہوگیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)
مسئلہ اگر کسی عورت کے منہ کو یا فرج کو بار بار دیکھا یا ایک ہی دفعہ دیکھا کہ انزال ہوگیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر صرف خیال باندھنے و تصور سے انزال ہوگیا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ اگر عورت نے شوہر کے عضو مخصوص کو مساس کیا، اور شوہر کو انزال ہوگیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر نے خود بیوی سے اس امر کی خواہش کی کہ وہ اس کے عضو کو مساس کرے تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔ (عالمگیری جلد اول)

مسئلہ اگر کسی جانور یا کسی مردہ سے مجامعت کی یا فرج کے باہر مجامعت کی اور انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اگر ان صورتوں میں انزال ہوگیا تو روزہ فاسد ہو جائیگا قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ اگر کسی کو مجامعت کرتے دیکھ کر انزال ہو جائے یا کسی کے عضو مخصوص کو دیکھ کر انزال ہو جائے یا کسی ایسے تصور سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا صرف غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ اگر دو عورتیں باہم آپس میں مساحقہ کریں یعنی آپس میں مشغول ہوں اور دونوں کو انزال ہو جائے تو دونوں کا روزہ فاسد ہوگیا۔ قضا لازم ہے کفارہ لازم نہیں۔

مسئلہ کسی نے صبح صادق سے پہلے دخول کیا اور جب صبح کے طلوع کا خوف یا اطلاع ہوئی فوراً باہر نکال لیا اور انزال ہوگیا اور اس وقت صبح ہو چکی تھی تو اس پر قضا لازم نہیں اور نہ روزہ ٹوٹا اسی طرح اگر بھولے سے دخول کیا یا صبح صادق سے پہلے دخول کیا اور یاد آتے ہی یا صبح کی اطلاع ہوتے ہی فوراً نکال لیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا اگر یاد آنے کے بعد یا صبح صادق کی اطلاع ہونیکے باوجود اس کو تھوڑا اور اندر کر دیا (یعنی دھکا لگا دیا) یا اسی طرح ٹھیرا رہا فوراً نہیں نکالا تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا۔ اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ جس شخص نے روزہ کی حالت میں دونوں راستوں میں سے (فرج ومقعد) کسی راستہ میں اپنے عضو مخصوص کی سپاری عمداً داخل کر دی تو اسپر قضا وکفارہ دونوں لازم ہیں خواہ انزال ہو یا نہو (منی نکلے یا نہ نکلے) عورت پر دونوں چیزیں واجب ہیں اگر عورت راضی نہیں تھی اور اخیر تک راضی نہیں ہوئی تو اس پر صرف قضا لازم ہوگی۔ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اگر عورت شروع میں راضی نہیں تھی لیکن پھر وہ تابعدار ہوگئی تو اسپر بھی دونوں چیزیں واجب ہیں' (یعنی عورت نے اپنے بدن کو ساکن کر دیا جس طرح اس نے چاہا کر لیا تو وہ بھی رضامندی کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ اگر کسی کو احتلام ہونے یا کسی خوبصورت عورت کو دیکھنے یا کسی جانور کی فرج کو ہاتھ لگانے سے یا تصور وخیال کرنے سے انزال ہوگیا اور وہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس لئے اس نے کوئی چیز کھالی تو اس پر صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ اگر کسی نے اپنی مقعد میں یا عورت نے اپنی فرج یا مقعد میں انگلی داخل کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اگر انگلی پانی یا تیل میں بھیگی ہوئی ہو تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا لازم ہوگی کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ عورت کو پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تیل وغیرہ یا کوئی چیز ڈالنا درست نہیں۔ اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ کسی ضرورت سے دائی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی

انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی انگلی نکالنے کے بعد پھر اندر کر دی تو روزہ جاتا رہا لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد دوبارہ اندر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا ہاں اگر پہلے ہی دفعہ انگلی پانی یا تیل وغیرہ میں بھیگی ہوئی تھی تو پہلے ہی دفعہ کے کرنے میں روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ مرد اپنے پیشاب کے مقام میں کوئی دوا ڈالے یا پچکاری لگائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بشرطیکہ مثانہ تک نہ پہنچے یعنی عضو تناسل میں دوا پانی وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (عالمگیری جلد اول)
مسئلہ جس شخص نے تیل کا حقنہ (انیما) لیا یا ناک میں تیل چڑھایا یا کان میں ٹپکایا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا۔ اور کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اگر اس نے حقنہ خود نہ لیا اس کی بے خبری میں کسی نے کر دیا یا اس کے کان میں ٹپکا دیا تب بھی روزہ ٹوٹ جائیگا۔ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری جلد اوّل)

جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے انکا بیان

مسئلہ عورت کو حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہوگیا تو حیض اور نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔
مسئلہ رات کو پاک ہوگئی تو اب صبح کو روزہ نہ چھوڑے اگر رات کو نہ نہائی تب بھی روزہ رکھ لیوے اور صبح کو نہا لیوے اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزے کی نیت کرنا درست نہیں لیکن کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے۔ اب دن بھر روزہ داروں کی طرح

رہنا چاہیئے۔

حیض اور استحاضہ کا بیان

مسئلہ ہر مہینے میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے۔ اس کو حیض کہتے ہیں۔ (ہدایہ ص۶۲ ج۱)

مسئلہ کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس رات ہے۔ کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے۔ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اگر دس دن رات سے زیادہ خون آیا ہے تو جے دن دس سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔ (ہدایہ ص۶۲ ج۱)

مسئلہ اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں۔ جیسے جمعہ کو صبح سے خون آیا اور اتوار کو شام کے وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں جیسے جمعہ کو سورج نکلتے وقت خون آیا اور دوشنبہ کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (شامی ص۲۹۳ ج۱)

مسئلہ حیض کی مدت کے اندر سرخ، زرد، سبز، خاکی یعنی مٹیالہ سیاہ جو رنگ آوے حیض ہے جب تک گدی بالکل سپید نہ دکھائی دے اور جب بالکل سپید رہے جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔ (درمختار ص۲۹۷ ج۱)

مسئلہ نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا ہے۔ اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آوے وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ

اگر پچپن کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سُرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو پچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جاویں گے۔ اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (عالمگیر صفحہ ۳۲ ج ۱)

مسئلہ کسی کو ہمیشہ تین یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی مہینے میں زیادہ آگیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس سے بھی بڑھ گیا تو جے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آوے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے۔ ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں۔

مسئلہ ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے۔ کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آوے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینے میں کتنے دن حیض آتا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ (شامی صفحہ ۲۹۳ ج ۱)

مسئلہ کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا۔ پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن

میں پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہو گئی۔ (شامی ۲۸۹/۱)

مسئلہ کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا۔ اور اس کو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کے دن خون آیا تھا تو اس کے مسئلے بہت باریک ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے۔ اسلئے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے۔ اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پوچھ لینا چاہیئے۔ کسی ایسے ویسے معمولی مولوی سے ہرگز نہ پوچھے۔ (شامی درمختار ہدایہ ۶۶/۱)

مسئلہ کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم ہوئے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آوے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔ (شامی ۲۹۴/۱)

مسئلہ کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا۔ کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لیکر دس دن رات حیض ہے۔ اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے۔ اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جاوے گا۔ (ہدایہ ۶۵/۱)

مسئلہ دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جاوے تو جتنے مہینے تک خون نہ آوے گا پاک رہے گی۔ (شامی ۲۹۵/۱)

مسئلہ اگر کسی کو تین دن تین رات خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد

میں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ اور ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہی ہے ادھر اُدھر ایک یا دو دن جو خون آیا وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی اس کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا سو جتنے دن حیض کے آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ مثال اس کی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینہ کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے۔ پھر کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آتا رہا۔ سو اس میں سے تین دن اول کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔ اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں۔ اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔ (شامی صفحہ ۲۹۹ ج ۱)

مسئلہ حمل کے زمانہ میں جو خون آوے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ چاہے جے دن آوے۔ (شامی صفحہ ۲۹۹ ج ۱)

مسئلہ بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آوے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک آدھے سے زیادہ نہ نکل آوے تب تک جو خون

آدے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے۔ (ہدایہ ص۶۳ ج۱)

حیض کے احکام کا بیان

مسئلہ حیض کے زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے۔ پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی۔ لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضا رکھنے پڑیں گے۔ (ہدایہ ص۶۳ ج۱)

مسئلہ اگر فرض نماز پڑھتے میں حیض آگیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آگیا تو اس کی قضا پڑھنا پڑے گی اور اگر آدھے روزے کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا۔ جب پاک ہو تو قضا رکھے۔ اگر نفل روزہ میں حیض آجاوے تو اس کی بھی قضا رکھے۔ (ہدایہ ص۶۲ ج۱)

مسئلہ اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہوگئی۔ (شامی ص۳ ج۱)

مسئلہ حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت کے سوا اور سب باتیں درست ہیں۔ یعنی ساتھ کھانا پینا لیٹنا وغیرہ درست ہے۔ (درمختار ص۱۹۴ ج۱)

مسئلہ کسی کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا۔ پھر بند ہوگیا تو جب تک نہا نہ لیوے تب تک صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گذر جائے

کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جاوے تب صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں۔ (ہدایہ ص۶۴ ج۱)
مسئلہ اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آ کے بند ہو گیا تو نہا کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو لیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آ جاوے۔
مسئلہ اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جاوے اُسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے۔ چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو۔ (ہدایہ ص۶۴ ج۱)
مسئلہ اگر ایک یا دو دن آ کے خون بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر پندرہ دن گذرنے سے پہلے خون آ جاوے گا تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ استحاضہ تھا۔ سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا چاہیئے۔ (ہدایہ)
مسئلہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے۔ اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جاوے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں کچھ قضا نہ پڑھنا پڑے گی اور یوں کہیں گے

کہ عادت بدل گئی اس لئے یہ سب دن حیض کے ہوں گے اور اگر گیارھویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے۔ پس گیارھویں دن نہا دے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔ (شامی ص۳۰۲ ج۱)

مسئلہ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے۔ اس کی قضا پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔ (ہدایہ ص۲۰۶ ج۱)

مسئلہ اور اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے

تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ اور اگر دس دن سے حیض کم آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کرے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پا دیگی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کرلے اور صبح کو نہالیوے اور جو اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اس کی قضا رکھے۔ (درمختار ص۲۰۵ ج۱)

مسئلہ جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آوے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر کوئی سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا حکم نہ لگا دیں گے۔ جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجاوے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا۔ (شامی ص۲۶۹ ج۱)

مسئلہ پاک عورت نے رات کو فرج میں گدی رکھ لی تھی۔ جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دیں گے۔ (درمختار ص۱۵۴ ج۱)

استحاضہ کے احکام کا بیان

مسئلہ استحاضہ کا حکم ایسا ہے

جیسے کسی کی نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو ایسی عورت نماز بھی پڑھے روزہ بھی رکھے قضا نہ کرنی چاہیئے اور اس سے صحبت کرنا بھی درست ہے۔ (عالمگیری ۳۷/۱۶)

نوٹ:۔ استحاضہ کے احکام بالکل معذور کے احکام کی طرح ہیں۔

نفاس کا بیان

مسئلہ بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی آکر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔ (م ہدایہ ص۵۷)

مسئلہ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آوے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے۔ (درمختار ص۳۰۰)

مسئلہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا اس وقت جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا تھا اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے، نہیں تو گنہگار ہوگی۔ نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے۔ قضا نہ کرے لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے۔ (ایضاً)

مسئلہ کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آوے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنا بس گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں۔ پس اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آوے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔ (عالمگیری ۲۳/۱۴)

مسئلہ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل ہی بچہ ہوا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ پس چالیس دن کے بعد نہا ڈالے اور نماز پڑھنا شروع کرے۔ خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔ (در مختار ج ۱ ص ۳۰۹)
مسئلہ کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے۔ لیکن تیس دن گذر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہاوے اور اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہوگیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جاوے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے اس لئے اب فوراً غسل کر ڈالے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔ (شامی صفحہ ۳۱ ج ۱)
مسئلہ اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جاوے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز شروع کرے ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔ (شامی صفحہ ۳۰۹ ج ۱)
مسئلہ نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بلکہ اس کی قضا رکھنا چاہیئے۔ اور روزہ و نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ (در مختار صفحہ ۳۰۰ ج ۱)
مسئلہ اگر چھ مہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچہ سے لی جائے گی۔ اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک مہینے

کے بعد ہوا تو دوسرے بچہ سے نفاس کا حساب نہ کریں گے۔ (درمختار ص۳۱)

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان

مسئلہ جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید کا پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر کلام مجید جزدان میں لپٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چولی چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اتارے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ جس کا وضو نہ ہو اس کو بھی کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔ (ہدایہ ج۱ ص۶۴)

مسئلہ جس روپیہ یا پیسہ میں یا طشتری میں یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا ان لوگوں کے لئے درست نہیں۔ البتہ اگر کسی تھیلی میں یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ کرتے کے دامن اور دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال تولیہ وغیرہ اس سے پکڑ کے اٹھانا جائز ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو درست ہے۔ لیکن آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی سی آیت

کے برابر ہوجائے۔ (ہدایہ ص۶۴ ج۱۔ شامی ص۳۰۳ ج۱)
مسئلہ اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے۔ تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے۔ اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دعا۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہ دعا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا آخر تک سورہ بقر کے آخر میں لکھی ہے یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے (شامی ص۳۰۲ ج۱)
مسئلہ دعا قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے۔ (عالمگیری ص۲۴ ج۱)
مسئلہ اگر کوئی عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہجے کرانا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر آیت کا رواں کہلاوے۔ (عالمگیری ص۲۴ ج۱)
مسئلہ کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنا منع نہیں ہے۔ یہ سب درست ہے۔
مسئلہ حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی گھبرائے نہیں۔ (عالمگیری ص۲۳ ج۱)

مسئلہ کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آگیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہاوے ایک ہی غسل دونوں کی طرف سے ہوجاوے گا۔ (قاضی خاں ص ۲۳ ج ۱)

نجاست کے پاک کرنے کا بیان

مسئلہ بدن میں یا کپڑے میں منی لگ کر سوکھ گئی تو کھرچ کر خوب مل ڈالنے سے پاک ہو جاوے گا اور اگر ابھی سوکھی نہ ہو تو فقط دھونے سے پاک ہوگی۔ لیکن اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجا نہیں کیا تھا ایسے وقت منی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہوگی اس کو دھونا چاہیئے۔ (عالمگیری ص ۲۷ ج ۱)

نماز کا بیان

مسئلہ کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے قضا کر دینا درست نہیں البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا درست ہے، اسی طرح دائی جنائی کو اگر یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں تو بچہ کو صدمہ پہنچے گا تو ایسے وقت میں دائی کو بھی نماز کا قضا کر دینا درست ہے لیکن ان سب کو پھر جلدی قضا پڑھ لینا چاہیئے۔ (درمختار ص ۳۰۸ ج ۱)

جوان ہونے کا بیان

مسئلہ جب کسی لڑکی کو حیض آگیا یا ابھی تک کوئی حیض تو نہیں آیا لیکن اس کے پیٹ رہ گیا یا پیٹ نہیں بھی رہا۔ لیکن خواب میں مرد سے صحبت کرتے دیکھا

اور اس سے مزہ آیا اور منی نکل آئی ان تینوں صورتوں میں وہ جوان ہو گئی روزہ وغیرہ شریعت کے سب حکم احکام اس پر لگا دے جاویں گے اور اگر ان تینوں باتوں سے کوئی بات بھی نہیں پائی گئی لیکن اس کی عمر پورے پندرہ برس کی ہو چکی ہے تب بھی وہ جوان سمجھی جاوے گی۔ اور جو حکم جوان پر لگائے جاتے ہیں اب اس پر لگائے جاویں گے۔ (شامی ص ۳۶۳ ج۱)

مسئلہ جوان ہونے کو شریعت میں بالغ ہونا کہتے ہیں۔ نو برس سے پہلے کوئی عورت جوان نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کو خون بھی آوے تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے جس کا حکم اوپر بیان ہو چکا ہے۔

کفنانے کا بیان

مسئلہ اگر حمل گر جاوے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں منہ ناک وغیرہ عضو کچھ بنے نہ ہوں تو نہ نہلاوے اور نہ کفناوے کچھ بھی نہ کرے بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر گاڑ دو اور اگر اس بچہ کے کچھ عضو بن گئے ہیں تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے۔ یعنی نام رکھا جاوے اور نہلایا جاوے لیکن قاعدہ کے موافق کفن نہ دیا جاوے نہ نماز پڑھی جائے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر کے دفن کر دیا جاوے۔ (درمختار ص ۹۰۴ ج۱)

مسئلہ لڑکے کا فقط سر نکلا اس وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ پیدا ہونے کا حکم ہے۔ البتہ اگر زیادہ حصہ نکل آیا اس کے بعد مرا تو ایسا سمجھیں گے کہ زندہ پیدا ہوا اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینے تک نکلنے سے سمجھیں گے کہ زیادہ حصہ نکل آیا اور اگر الٹا پیدا

ہوا تو ناف تک نکلنا چاہیئے۔ (شامی صفحہ ۹۲۷ / ۱۴)

جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے انکا بیان

مسئلہ کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اب اس عورت کی ماں اور اس عورت کی اولاد کو مرد سے نکاح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے ساتھ بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا وہ مرد اس کی ماں اور اولاد پر حرام ہو گیا۔

مسئلہ رات کو اپنی بی بی کے جگانے کے لئے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا۔ اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دیدے۔

مسئلہ کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ ڈال دیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہو گئی۔ اب کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔ اور اگر سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ساتھ ایسا کیا تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ جس عورت کے شوہر نہ ہو اور اس کو بدکاری سے حمل ہو اس کا نکاح بھی درست ہے۔ لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت کرنا درست

نہیں البتہ جس نے زنا کیا تھا اگر اسی سے نکاح ہوا تو صحبت بھی درست ہے۔

ولی کا بیان

مسئلہ: نکاح کی اطلاع ہونے پر جس صورت میں زبان سے کہنا ضروری ہو اور زبان سے عورت نے کہا لیکن جب میاں اس کے پاس آیا تو صحبت سے انکار نہیں کیا تب بھی نکاح درست ہو گیا۔

مسئلہ باپ اور دادا کے سوا کسی اور نے نکاح کر دیا تھا اور لڑکی کو اپنے نکاح ہو جانے کی خبر تھی پھر جوان ہو گئی اور اب تک اس کے میاں نے اس سے صحبت نہیں کی تو جس وقت جوان ہوئی ہے فوراً اسی وقت اپنی ناراضی ظاہر کر دے کہ میں راضی نہیں ہوں یا یوں کہے کہ میں اس نکاح کو باقی رکھنا نہیں چاہتی چاہے اس جگہ کوئی اور نہیں ہے نہ ہو بلکہ بالکل تنہا بیٹھی ہو ہر حال میں کہنا چاہیئے۔ لیکن فقط اس سے نکاح نہیں ٹوٹے گا شرعی حاکم کے پاس جاوے وہ نکاح توڑ دے تب نکاح ٹوٹے گا جوان ہونے کے بعد اگر ایک دم ایک لحظہ بھی چپ رہے گی تو اب نکاح تڑوانے کا اختیار نہ رہے گا اور اگر اس کو اپنے نکاح کی خبر نہ تھی۔ جوان ہونے کے بعد خبر پہنچی تو جس وقت خبر ملی ہے فوراً اسی وقت نکاح سے انکار کر دے ایک لحظہ بھی چپ رہے گی تو نکاح توڑوانے کا اختیار جاتا رہے گا۔

مسئلہ اور اگر اس کا میاں صحبت کر چکا تب جوان ہوئی تو فوراً جوان ہوتے ہی خبر پاتے ہی انکار کرنا نہیں ہے۔ بلکہ جب تک اس کی رضامندی کا حال معلوم نہ ہوگا تب تک قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی ہے چاہے۔

جتنا زمانہ گذر جاوے ۔ ہاں جب اس نے صاف زبان سے کہدیا کہ میں منظور کرتی ہوں یا کوئی اور ایسی بات پائی گئی جس سے رضامندی ثابت ہوئی جیسے اپنے میاں کے ساتھ تنہائی میں میاں بی بی کی طرح رہی تو اب اختیار جاتا رہا اور نکاح لازم ہوگیا۔

مہر کا بیان

مسئلہ کسی نے دس روپے یا بیس یا سو یا ہزار اپنی حیثیت کے موافق کچھ مہر مقرر کیا اور بی بی کو رخصت کرالایا اور اس سے صحبت کی یا صحبت تو نہیں کی لیکن تنہائی میں میاں بی بی کسی ایسی جگہ رہے جہاں صحبت کرنے سے روکنے والی اور منع کرنے والی کوئی بات نہ تھی تو پورا مہر جتنا مقرر کیا ہے ادا کرنا واجب ہے اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا یا لڑکی مرگئی تب بھی پورا مہر دینا واجب ہے ۔ اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی اور مرد نے طلاق دیدی تو آدھا مہر دینا واجب ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ میاں بی بی میں اگر ویسی تنہائی ہوگئی جس کا اوپر ذکر ہوا یا دونوں میں سے کوئی مرگیا تو پورا مہر واجب ہوگیا اور اگر ویسی تنہائی اور یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق ہوگئی تو آدھا مہر واجب ہوگیا۔

مسئلہ اگر دونوں میں سے کوئی بیمار تھا یا رمضان کا روزہ رکھے ہوئے تھا یا حج کا احرام باندھے ہوئے تھا یا عورت کو حیض تھا یا وہاں کوئی جھانکتا تاکتا تھا۔ ایسی حالت میں دونوں کی تنہائی اور یکجائی ہوئی تو ایسی تنہائی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس سے پورا مہر واجب نہیں ہوا۔ اگر طلاق مل جاوے تو آدھا مہر پانے کی مستحق ہے ۔ البتہ اگر رمضان کا روزہ نہ تھا بلکہ

قضایا نفل یا نذر کا روزہ دونوں میں سے کوئی رکھے ہوئے تھا۔ ایسی حالت میں تنہائی میں رہی تو پورا مہر پانے کی مستحق ہے۔ شوہر پر پورا مہر واجب ہوگا۔

مسئلہ شوہر نامرد ہے لیکن دونوں میاں بی بی میں ویسی تنہائی ہو چکی ہے تب بھی پورا مہر پاوے گی۔ اسی طرح اگر ہیجڑے نے نکاح کر لیا پھر تنہائی اور یکجائی کے بعد طلاق دیدی تب بھی پورا مہر پاوے گی۔

مسئلہ میاں بی بی میں تنہائی رہے لیکن لڑکی اتنی چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں یا لڑکا بہت چھوٹا ہے کہ صحبت نہیں کر سکتا تو اس تنہائی سے بھی پورا مہر واجب نہیں ہوا۔

مسئلہ کسی نے بیقاعدہ نکاح کر لیا تھا اس لئے میاں بی بی میں جدائی کرا دی گئی جیسے کسی نے چھپا کے اپنا نکاح کر لیا۔ دو گواہوں کے سامنے نہیں کیا یا دو گواہ تو تھے لیکن بہرے تھے انھوں نے وہ لفظ نہیں سُنے جن سے نکاح بندھتا ہے یا کسی کے میاں نے طلاق دیدی تھی یا مر گیا تھا اور ابھی عدت پوری نہیں ہونے پائی کہ اس نے دوسرا نکاح کر لیا یا کوئی اور ایسی ہی بے قاعدہ بات ہوئی اس لئے دونوں میں جُدائی کرا دی گئی لیکن ابھی مرد نے صحبت نہیں کی ہے تو کچھ مہر نہیں ملے گا بلکہ اگر ویسی تنہائی میں ایک جگہ رہے سہے بھی ہوں تب بھی مہر نہ ملے گا۔ البتہ اگر صحبت کر چکا ہو تو مہر مثل دلایا جاوے گا۔ لیکن اگر کچھ مہر نکاح کے وقت ٹھہرایا گیا تھا اور مہر مثل اس سے زیادہ ہے تو وہی ٹھہرایا ہوا مہر ملے گا۔ مہر مثل نہ ملے گا۔

مسئلہ کسی نے اپنی بی بی سمجھ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کر لی تو اسکو بھی مہر مثل دینا پڑے گا اور اس صحبت کو زنا نہ کہیں گے نہ کچھ گناہ ہوگا بلکہ اگر پیٹ رہے گا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے اس کے نسب میں کچھ دھبہ نہیں ہے۔ اور اس کو حرامی کہنا درست نہیں اور جب معلوم ہوگیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو اب اس عورت سے الگ رہے اب صحبت کرنا درست نہیں اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے۔ اب بغیر عدت پوری کئے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں اور عدت کا بیان آگے آوے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

مسئلہ جتنے مہر پیشگی دینے کا دستور ہے۔ اگر اتنا مہر پیشگی نہ دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک اتنا نہ پا دے تب تک مرد کو ہمبستر نہ ہونے دے اور اگر ایک دفعہ صحبت کر چکا ہے تب بھی اختیار ہے کہ اب دوسری دفعہ یا تیسری دفعہ قابو نہ ہونے دے اور اگر وہ اپنے ساتھ پردیس لے جانا چاہے تو بے اتنا مہر لئے پردیس نہ جاوے اسی طرح اگر عورت اس حالت میں اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ پردیس چلی جائے یا مرد کے گھر سے اپنے میکے چلی جائے تو مرد اس کو روک نہیں سکتا اور جب اتنا مہر دے دیا تو اب شوہر کے بے اجازت کچھ نہیں کرسکتی بے مرضی پائے کہیں آنا جانا جائز نہیں اور شوہر کا جہاں جی چاہے اسے لے جاوے جانے سے انکار کرنا درست نہیں۔

کافروں کے نکاح کا بیان

مسئلہ اگر عورت مسلمان ہوگئی اور مرد مسلمان نہیں ہوا تو اب جب تک

پورے تین حیض نہ آدیں تب تک دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں۔

بیبیوں میں برابری کرنیکا بیان

مسئلہ صحبت کرنے میں برابری کرنا واجب نہیں ہے کہ اگر اس کی باری میں صحبت کی ہے تو دوسری کی باری میں صحبت کرے یہ ضروری نہیں۔

رخصتی سے پہلے طلاق ہوجانیکا بیان

مسئلہ جس عورت کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی یا رخصتی تو ہوگئی مگر شوہر و بیوی میں ویسی تنہائی و یکجائی نہیں ہوئی جس کا بیان مہر کے باب میں آچکا ہے تو ایسی عورت کو شوہر اگر طلاق دیدے تو اس کو طلاق بائن پڑے گی چاہے صاف لفظوں میں دی ہو یا گول لفظوں میں بہر صورت پہلی قسم کی طلاق یعنی طلاق بائن ہی پڑے گی۔ اور ایسی عورت کیلئے طلاق کی عدت بھی کچھ نہیں ہے۔ طلاق کے بعد فوراً ہی دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور ایسی عورت کو ایک کے بعد دوسری طلاق دینے کا بھی مرد کو اختیار نہیں۔ اگر دے گا تو نہ پڑے گی البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں یوں کہدے کہ تجھکو دو طلاق ہیں یا تین طلاق تو جتنی دی ہیں سب پڑ گئیں لیکن تین طلاق پڑ جانیکی صورت میں بغیر حلالہ کے ان دونوں میں دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا ہے اور اگر یوں کہا کہ تجھکو طلاق ہے، طلاق ہے تو ایک ہی طلاق پڑے گی اور اگر رخصتی کے بعد عورت سے شوہر کی ہم بستری یا ویسی تنہائی ہوگئی جس کا بیان گذرا تو اسکو صاف لفظوں میں ایک سے لے کر تین طلاق تک جتنی دی ہیں اتنی ہی پڑ جائیں گی جس کا حکم یہ ہے کہ تین طلاق سے کم کی صورت میں تو ایسی عورت سے بغیر نکاح

کے رجعت کرسکتا ہے۔ مگر تین طلاق کے بعد وہ مغلظہ ہو کر اسکے نکاح سے بالکل نکل جائے گی۔

تین طلاق دینے کا بیان

مسئلہ (تین طلاق کے بعد) اگر پھر اسی مرد کے ساتھ رہنا چاہے اور نکاح کرنا چاہے تو اس کی فقط ایک صورت ہے، وہ یہ کہ پہلے کسی اور مرد سے نکاح کرکے ہم بستر ہو پھر وہ جب دوسرا مرد مر جائے یا طلاق دیدے تو عدت پوری کر کے پہلے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے۔ بے دوسرا خاوند کئے پہلے خاوند سے نکاح نہیں کرسکتی اگر دوسرا خاوند تو کیا لیکن ابھی وہ صحبت نہ کرنے پایا تھا کہ مرگیا یا صحبت کرنے سے پہلے ہی طلاق دیدی تو اسکا کچھ اعتبار نہیں پہلے مرد سے جب ہی نکاح ہوسکتا ہے کہ دوسرے مرد نے صحبت بھی کی ہو۔ بغیر اس کے پہلے مرد سے نکاح درست نہیں خوب سمجھ لو۔

مسئلہ اگر دوسرے مرد سے اس شرط پر نکاح ہوا کہ صحبت کر کے عورت کو چھوڑ دے گا تو اس اقرار لینے کا اعتبار نہیں اس کو اختیار ہے چاہے چھوڑے یا نہ چھوڑے اور جب جی چاہے چھوڑے اور یہ اقرار کر کے نکاح کرنا بہت گناہ اور حرام ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے لعنت ہوتی ہے لیکن نکاح ہوجاتا ہے تو اگر اس نکاح کے بعد دوسرے خاوند نے صحبت کر کے چھوڑ دیا یا مرگیا تو پہلے خاوند کے لئے حلال ہوجائے گی۔

کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان

مسئلہ کسی نے اپنی عورت کو کہا اگر تجھ کو حیض آوے تو تجھ کو

طلاق۔ اس کے بعد اس نے خون دیکھا تو ابھی سے طلاق کا حکم نہ لگا دیں گے بلکہ جب پورے تین دن تین رات خون آتا رہے تو تین دن تین رات کے بعد یہ حکم لگا دیں گے کہ جس وقت سے خون آیا تھا اسی وقت طلاق پڑ گئی تھی اور اگر یوں کہا ہو جب تجھ کو ایک حیض آوے تو تجھ کو طلاق تو حیض کے ختم ہونے پر طلاق پڑے گی۔

طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان

مسئلہ رجعت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ زبان سے تو کچھ نہیں کہا لیکن اس سے صحبت کر لی یا اس کا بوسہ لیا پیار کیا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو ان سب صورتوں میں پھر وہ اس کی بی بی ہو گئی پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے لئے طلاق کی عدت تین حیض ہیں جب تین حیض پورے ہو چکے تو عدت گذر چکی۔ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو اب سمجھو کہ اگر تیسرا حیض پورے دس دن آیا ہے تب تو جس وقت خون بند ہوا اور دس دن پورے ہوئے اسی وقت عدت ختم ہو گئی اور روک رکھنے کا جو اختیار مرد کو تھا جاتا رہا چاہے عورت نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر تیسرا حیض دس دن سے کم آیا اور خون بند ہو گیا لیکن ابھی عورت نے غسل نہیں کیا اور نہ کوئی نماز اس کے اوپر واجب ہوئی تو اب بھی مرد کا اختیار باقی ہے۔ اب بھی اپنے قصد سے باز آوے گا تو وہ پھر اس کی بی بی بن جاویگی۔ البتہ اگر خون بند ہونے پر اس نے غسل کر لیا۔ یا غسل تو نہیں کیا لیکن ایک نماز کا

وقت گذر گیا یعنی ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو گئی۔ ان دونوں صورتوں میں مرد کا اختیار جاتا رہا۔ اب بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ جس عورت سے ابھی صحبت نہ کی ہو خواہ تنہائی ہو چکی ہو اسکو ایک طلاق دینے سے روک رکھنے کا اختیار نہیں رہتا کیونکہ اس کو جو طلاق دی جائے بائن پڑتی ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا اس کو خوب یاد رکھو۔

مسئلہ اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں تو رہے لیکن مرد کہتا ہے کہ میں نے صحبت نہیں کی پھر اس اقرار کے بعد طلاق دیدی تو اب طلاق سے باز آنے کا اختیار اس کو نہیں۔

بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ جس نے قسم کھائی اور یوں کہہ دیا خدا کی قسم اب صحبت نہ کروں گا خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا قسم کھاتا ہوں کہ تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا اور کسی طرح کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے صحبت نہ کی تو چار مہینے کے گذرنے پر عورت پر طلاق بائن پڑ جاوے گی۔ اب بے نکاح کئے میاں بی بی کی طرح نہیں رہ سکتے اور اگر چار مہینے کے اندر ہی اندر اپنی قسم توڑ ڈالی اور صحبت کر لی تو طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ ایسی قسم کھانے کو شرع میں ایلاء کہتے ہیں۔

مسئلہ ہمیشہ کے لئے صحبت نہ کرنے کی قسم نہیں کھائی بلکہ فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی اور یوں کہا خدا کی قسم چار مہینے تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا تو اس سے ایلا ہو گیا اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو

طلاق بائن پڑجاوے گی اور اگر چار مہینے سے پہلے صحبت کرلے تو قسم کا کفارہ دیوے اور قسم کے کفارہ کا بیان آگے آئے گا۔

مسئلہ اگر چار مہینے سے کم کے لئے قسم کھائی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اس سے ایلا نہ ہوگا۔ چار مہینے سے ایک دن بھی کم کرکے قسم کھاوے تب بھی ایلا نہ ہوگا، البتہ جتنے دنوں کی قسم کھائی ہے اتنے دنوں سے پہلے پہلے صحبت کرلے تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر صحبت نہ کی تو عورت کو طلاق نہ پڑے گی اور قسم بھی پوری رہے گی۔

مسئلہ کسی نے فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی پھر اپنی قسم نہیں توڑی اسلئے چار مہینے کے بعد طلاق پڑگئی اور طلاق کے بعد پھر اسی مرد سے نکاح ہوگیا تو اب اس نکاح کے بعد اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اب کچھ نہ ہوگا اور اگر ہمیشہ کے لئے قسم کھالی جیسے یوں کہہ دیا قسم کھاتا ہوں کہ اب تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا یوں کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا پھر اپنی قسم نہیں توڑی اور چار مہینے کے بعد طلاق پڑگئی۔ اگر تیسری دفعہ پھر اسی سے نکاح کرلیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس نکاح کے بعد بھی اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو تیسری طلاق پڑجاوے گی۔ اور اب بغیر دوسرا خاوند کئے اس سے نکاح بھی نہ ہوسکے گا البتہ اگر دوسرے یا تیسرے نکاح کے بعد صحبت کرلیتا تو قسم ٹوٹ جاتی اور اب کبھی طلاق نہ پڑتی ہاں قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑتا۔

مسئلہ اگر اسی طرح آگے پیچھے تینوں نکاحوں میں تین طلاقیں پڑگئیں اسکے بعد عورت نے دوسرا خاوند کرلیا۔ جب اس نے چھوڑ دیا تو عدت ختم کرکے پھر

اسی پہلے مرد سے نکاح کر لیا اور اس سے پھر صحبت نہیں کی تو اب طلاق نہ پڑیگی چاہے جب تک صحبت نہ کرے لیکن جب کبھی صحبت کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا، کیونکہ قسم تو یہ کھائی تھی کہ کبھی صحبت نہ کروں گا وہ ٹوٹ گئی۔

مسئلہ اگر عورت کو طلاق بائن دیدی پھر اس سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی تو ایلا نہیں ہوا، اب پھر سے نکاح کرنے کے بعد اگر صحبت نہ کرے تو طلاق نہ پڑے گی۔ لیکن جب صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا اگر طلاق رجعی دیئیتے کے بعد عدت کے اندر ایسی قسم کھائی تو ایلا ہو گیا۔ اب اگر رجعت کرے اور صحبت نہ کرے تو چار مہینے کے بعد طلاق پڑ جاوے گی اور اگر صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دیوے۔

مسئلہ خدا کی قسم نہیں کھائی بلکہ یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تب بھی ایلا ہو گیا صحبت کرے گا تو رجعی طلاق پڑ جاوے گی۔ اور قسم کا کفارہ اس صورت میں نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے کے بعد طلاق بائن پڑ جاوے گی اور اگر یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک حج ہے یا ایک روزہ ہے یا ایک روپیہ کی خیرات ہے یا ایک قربانی ہے تو ان سب صورتوں میں بھی ایلا ہو گیا۔ اگر صحبت کرے گا تو جو بات کہی ہے وہ کرنی پڑیگی اور کفارہ نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے بعد طلاق پڑ جاوے گی۔

بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان

مسئلہ کسی نے اپنی بی بی سے کہا کہ تو میری ماں کے برابر ہے یا یوں کہا تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو میرے نزدیک ماں کے برابر ہے

اب تو میرے نزدیک ماں کے مثل ہے ماں کی طرح ہے تو دیکھو اس کا کیا مطلب ہے اگر یہ مطلب لیا کہ تعظیم میں بزرگی میں ماں کی برابر ہے یا یہ مطلب لیا کہ تو بالکل بڑھیا ہے۔ عمر میں تو میری ماں کے برابر ہے تب تو اس کے کہنے سے کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر اس کے کہتے وقت کچھ نیت نہیں کی اور کچھ مطلب نہیں لیا یوں ہی بک دیا تب بھی کچھ نہیں ہوا اور اگر اس کہنے سے طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت کی ہے تو اس کو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اگر طلاق دینے کی بھی نیت نہیں کی تھی اور عورت کا چھوڑنا بھی مقصود نہیں تھا بلکہ مطلب فقط اتنا ہے کہ اگرچہ تو میری بی بی ہے اپنے نکاح سے تجھ کو الگ نہیں کرتا لیکن اب تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ تجھ سے صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ بس روٹی کپڑا لے اور پڑی رہ غرضیکہ اس کے چھوڑنے کی نیت نہیں فقط صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ اس کو شرع میں ظہار کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ وہ عورت رہے گی تو اسی کے نکاح میں لیکن مرد جب تک اس کا کفارہ نہ ادا کرے تب تک صحبت کرنا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ ہاتھ لگانا منہ چومنا پیار کرنا حرام ہے جب تک کفارہ نہ دے گا تب تک وہ عورت حرام رہے گی چاہے چھ برس گذر جاویں۔ جب مرد کفارہ دیدے تو دونوں میاں بی بی کی طرح رہیں۔ پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں اور اس کا کفارہ اسی طرح دیا جاتا ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ دیا جاتا ہے۔

مسئلہ اگر کفارہ دینے سے پہلے ہی صحبت کر لی تو بڑا گناہ ہوا اللہ تعالے

سے توبہ استغفار کرے اور اب سے پکا ارادہ کرے کہ اب بے کفارہ دیئے پھر کبھی صحبت نہ کروں گا اور عورت کو چاہیئے کہ جب تک مرد کفارہ نہ دے تب تک اس کو اپنے پاس نہ آنے دے۔

مسئلہ اگر بہن کے برابر یا بیٹی یا پھوپی یا اور کسی ایسی عورت کے برابر کہا جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ حرام ہوتا ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ کسی نے کہا تو میرے لئے سور کے برابر ہے۔ تو اگر طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت تھی تب تو طلاق پڑ گئی اور اگر ظہار کی نیت کی یعنی یہ مطلب لیا کہ طلاق نہیں دیتا لیکن صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کئے لیتا ہوں تو کچھ نہیں ہوا اسی طرح اگر کچھ نیت نہیں کی ہو تب بھی کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ اگر ظہار میں چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک صحبت نہ کی اور کفارہ نہ دیا تو طلاق نہیں پڑی اس سے ایلا نہیں ہوتا۔

مسئلہ جب تک کفارہ نہ دیوے تب تک دیکھنا بات چیت کرنا حرام نہیں البتہ پیشاب کی جگہ کو دیکھنا درست نہیں۔

مسئلہ اگر ہمیشہ کے لئے ظہار نہیں کیا بلکہ کچھ مدت مقرر کر دی جیسے یوں کہا سال بھر کے لئے یا چار مہینے کے لئے تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو جتنی مدت مقرر کی ہے اتنی مدت تک ظہار رہے گا۔ اور اگر اس مدت کے اندر صحبت کرنا چاہے تو کفارہ دیوے اور اگر اس مدت کے بعد صحبت کرے تو کچھ نہ دینا پڑے گا۔ عورت حلال ہو جاوے گی۔

مسئلہ ظہار میں بھی اگر فوراً انشاء اللہ کہہ دیا تو کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی ظہار نہیں کر سکتا۔ اگر کرے گا تو کچھ نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی غیر عورت سے ظہار کرے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے تو بھی کچھ نہیں ہوا اب اس سے نکاح کرنا درست ہے۔

مسئلہ ظہار کا لفظ اگر کئی دفعہ کہے جیسے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی کہا کہ تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو جے دفعہ کہا ہے اتنے کفارے دینے پڑیں گے البتہ اگر دوسرے اور تیسرے مرتبہ کہنے سے خوب مضبوط اور پکے ہو جانے کی نیت کی ہوئے سرے سے ظہار کرنا مقصود نہ ہو تو ایک ہی کفارہ دیوے۔

مسئلہ اگر کئی عورتوں سے ایسا کہا تو جے بیبیاں ہوں اتنے کفارے دے۔

مسئلہ اگر برابر کا لفظ نہیں کہا نہ مثل اور طرح کا لفظ کہا بلکہ یوں کہا کہ تو میری ماں ہے یا یوں کہا کہ تو میری بہن ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوا۔ عورت حرام نہیں ہوئی لیکن ایسا کہنا بڑا اور گناہ ہے۔ اسی طرح پکارتے وقت یوں کہنا میری بہن فلانا کام کر دو یہ بھی بُرا ہے مگر اس سے کچھ نہیں ہوتا۔

مسئلہ کسی نے یوں کہا اگر تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں۔ یا یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو گویا ماں سے کروں۔ اس سے کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ اگر یوں کہا تو میرے لئے ماں کی طرح حرام ہے تو اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گی اور اگر ظہار کی نیت کی ہو یا کچھ نیت نہ کی ہو تو ظہار ہو جاوے گا۔ کفارہ دے کر صحبت کرنا درست ہے

کفّارہ کا بیان

مسئلہ ظہار کا کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں وہاں

ہم نے خوب کھول کھول کر بیان کیا ہے وہی نکال کر دیکھ لو۔ اب یہاں بعض ضروری باتیں جو وہاں بیان نہیں ہوئیں یہاں ہم بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ اگر طاقت ہو تو مرد ساٹھ روزے لگاتار رکھے بیچ میں کوئی روزہ چھوٹنے نہ پا دے اور جب تک روزے ختم نہ ہو چکیں تب تک عورت سے صحبت نہ کرے۔ اگر روزے ختم ہونے سے پہلے اسی عورت سے صحبت کرلی تو اب سب روزے پھر سے رکھے چاہے دن کو اس عورت سے صحبت کی ہو یا رات کو اور چاہے قصداً ایسا کیا ہو یا بھولے سے سب کا ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ اگر شروع مہینہ یعنی پہلی تاریخ سے روزے رکھنا شروع کئے تو پورے دو مہینے روزے رکھ لے چاہے پورے ساٹھ دن ہوں اور تیس دن کا مہینہ ہو یا اس سے کم دن ہوں دونوں طرح کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر پہلی تاریخ سے روزے رکھنا نہیں شروع کئے تو پورے ساٹھ دن روزے رکھے۔

مسئلہ اگر کفارہ روزے سے ادا کر رہا تھا اور کفارہ پورے ہونے سے پہلے دن کو یا رات کو بھولے سے ہم بستر ہو گیا تو کفارہ دہرانا پڑے گا۔

مسئلہ روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا کچا اناج دیدے اگر سب فقیروں کو ابھی نہیں کھلا چکا تھا کہ بیچ میں صحبت کرلی تو گناہ تو ہوا مگر اس صورت میں کفارہ دہرانا نہ پڑے گا اور کھانا کھلانے کی سب وہی صورت ہے جو بیان ہو چکی ہے۔

مسئلہ کسی کے ذمہ ظہار کے دو کفارے تھے اس نے ساٹھ مسکینوں کو چار چار سیر گیہوں دے دیئے اور یہ سمجھا کہ ہر کفارے سے دو دو سیر دیتا ہوں

اس لئے دونوں کفارے ادا ہو گئے۔ تب بھی ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔ دوسرا کفارہ پھر دیوے اور اگر ایک کفارہ روزہ توڑنے کا تھا دوسرا ظہار کا اس میں ایسا کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔

لعان کا بیان

مسئلہ جب کوئی اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگادے یا جو لڑکا پیدا ہوا اس کو کہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں ہے نہ معلوم کس کا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی اور شرعی حاکم کے پاس فریاد کرے تو حاکم دونوں سے قسم لیوے پہلے شوہر سے اس طرح کہلا دے میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اس کو لگائی ہے اسمیں میں سچا ہوں۔ چار دفعہ شوہر اسی طرح کہے پھر پانچویں دفعہ کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ جب مرد پانچویں دفعہ کہہ چکے تو عورت چار دفعہ اس طرح کہے میں خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ اس نے جو تہمت مجھے لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے اگر اس تہمت لگانے میں یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے۔ جب دونوں قسم کھالیویں تو حاکم دونوں میں جدائی کرادے گا۔ اور طلاق بائن پڑجاوے گی۔ اور اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہا جاوے گا ماں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس قسما قسمی کو شرع میں لعان کہتے ہیں۔

عدت کا بیان

مسئلہ جب کسی کا میاں طلاق دیدے یا خلع وایلا وغیرہ کسی اور طرح سے نکاح ٹوٹ جائے یا شوہر مرجائے تو ان سب صورتوں میں تھوڑی مدت تک عورت کو ایک گھر میں رہنا پڑتا ہے۔

جب تک یہ مدت ختم نہ ہو سکے تب تک کہیں اور نہیں جا سکتی نہ کسی اور مرد سے اپنا نکاح کر سکتی ہے جب وہ مدت پوری ہو جائے تو جو جی چاہے کرے اس مدت گذرنے کو عدت کہتے ہیں۔

مسئلہ اگر میاں نے طلاق دیدی تو تین حیض آنے تک شوہر ہی کے گھر میں جس میں طلاق ملی ہے وہیں بیٹھی رہے۔ اس گھر سے باہر نہ نکلے نہ دن کو نہ رات کو نہ کسی دوسرے سے نکاح کرے جب پورے تین حیض ختم ہو گئے تو عدت پوری ہو گئی۔ اب جہاں جی چاہے جائے۔ مرد نے خواہ ایک طلاق دی ہو یا دو تین طلاقیں دی ہوں اور طلاق بائن دی ہو یا رجعی سب کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ اگر چھوٹی لڑکی کو طلاق مل گئی جس کو ابھی حیض نہیں آتا تھا اتنی بڑھیا ہے کہ اب حیض آنا بند ہو گیا ہے ان دونوں کی عدت تین مہینے ہیں۔ تین مہینے بیٹھی رہے۔ اس کے بعد اختیار ہے جو چاہے کرے۔

مسئلہ کسی لڑکی کو طلاق مل گئی اس نے مہینوں کے حساب سے عدّت شروع کی پھر عدت کے اندر ہی ایک یا دو مہینے کے بعد حیض آگیا تو اب پورے تین حیض آنے تک بیٹھی رہے جب تک تین حیض نہ پورے ہوں عدت نہ ختم ہو گی۔

مسئلہ اگر کسی کو پیٹ ہے اور اسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے یہی اس کی عدت ہے جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت ختم ہو گئی طلاق ملنے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اگر بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔

مسئلہ اگر کسی نے حیض کے زمانہ میں طلاق دیدی تو جس حیض میں طلاق دی ہے اس حیض کا کچھ اعتبار نہیں اس کو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کرے۔

مسئلہ طلاق کی عدت اس عورت پر ہے جس کو صحبت کے بعد طلاق ملی ہو یا صحبت تو ابھی نہیں ہوئی مگر میاں بی بی میں تنہائی دیکجائی ہو چکی ہے تب طلاق مل چکا ہے ویسی تنہائی ہو جس سے پورا مہر دلایا جاتا ہے۔ یا ویسی تنہائی ہو جس سے پورا مہر واجب نہیں ہوتا بہرحال عدت بیٹھنا واجب ہے اور اگر ابھی بالکل کسی قسم کی تنہائی نہ ہونے پائی تھی کہ طلاق مل گئی تو ایسی عورت پر عدت نہیں جیسا کہ اوپر آچکا ہے۔

مسئلہ غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر دھوکہ سے صحبت کرلی۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ بی بی نہ تھی تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہوگا۔ جب تک عدت ختم نہ ہو چکے تب تک اپنے شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے نہیں تو دونوں پر گناہ ہوگا۔ اس کی عدت بھی یہی ہے جو ابھی بیان ہوئی۔ اگر اسی دن پیٹ رہ گیا تو بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے یہ بچہ حرامی نہیں۔ اس کا نسب ٹھیک ہے جس نے دھوکے سے صحبت کی ہے اسی کا لڑکا ہے۔

مسئلہ کسی نے بے قاعدہ نکاح کرلیا۔ جیسے کسی عورت سے نکاح کیا تھا پھر معلوم ہوا کہ اس کا شوہر ابھی زندہ ہے اور اس نے طلاق نہیں دی یا معلوم ہوا کہ اس مرد و عورت نے بچپن میں ایک عورت کا دودھ پیا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مرد نے اس سے صحبت کرلی پھر حال کھلنے کے بعد جدائی ہوگئی تو بھی عدت بیٹھنا پڑے گا۔ جس وقت سے مرد نے توبہ کرکے جدائی اختیار کی

اسی وقت سے عدت شروع ہوگئی اور اگر ابھی صحبت نہ ہونے پائی ہو تو عدت واجب نہیں بلکہ ایسی عورت سے اگر خوب تنہائی دیکھائی بھی ہو چکی ہو تب بھی عدت واجب نہیں۔ عدت تبھی ہے کہ صحبت ہو چکی ہو۔

مسئلہ عدت کے اندر کھانا کپڑا اسی مرد کے ذمہ واجب ہے جس نے طلاق دی اور اس کا بیان اچھی طرح آگے آتا ہے۔

مسئلہ کسی نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی۔ یا تین طلاقیں دیدیں پھر عدت کے اندر دھوکہ میں اس سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہو گئی۔ اب تین حیض اور پورے کرے جب تین حیض اور گذر جاویں گے تو دونوں عدتیں ختم ہو جاویں گی۔

مسئلہ مرد نے طلاق بائن دیدی اور جس گھر میں عدت بیٹھی ہے اسی میں وہ بھی رہتا ہے تو خوب اچھی طرح پردہ باندھ کر آڑ کرلے۔

موت کی عدّت کا بیان

مسئلہ کسی کا شوہر مر گیا تو وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت بیٹھے۔ شوہر کے مرتے وقت جس گھر میں رہا کرتی تھی اسی گھر میں رہنا چاہیئے۔ باہر نکلنا درست نہیں البتہ اگر کوئی غریب عورت ہے جس کے پاس گذارے کے موافق خرچ نہیں اس نے کھانا پکانے وغیرہ کی نوکری کر لی اس کو جانا اور نکلنا درست ہے۔ لیکن رات کو اپنے گھر ہی میں رہا کرے چاہے صحبت ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے کسی قسم کی تنہائی دیکھائی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ اور چاہے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ سب کا ایک حکم ہے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھنا چاہیئے۔

البتہ اگر وہ عورت پیٹ سے تھی اس حالت میں شوہر مرا تو بچہ پیدا ہونے تک عدت بیٹھے۔ اب مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے اگر مرنے سے دو چار گھڑی بعد بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی

مسئلہ گھر بھر میں جہاں جی چاہے رہے یہ جو دستور ہے کہ خاص ایک جگہ مقرر کر کے رہتی ہے کہ غمزدہ کی چارپائی اور خود غمزدہ وہاں سے ٹلنے نہیں پاتی یہ بالکل مہمل اور واہیات ہے اس کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

مسئلہ شوہر نابالغ بچہ تھا اور جب مرا تو اس کو پیٹ تھا تب بھی اس کی عدت بچہ ہونے تک ہے لیکن یہ لڑکا حرامی ہے شوہر کا نہ کہا جاوے گا۔

مسئلہ اگر کسی کا میاں چاند کی پہلی تاریخ کو مرا اور عورت کو حمل نہیں تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن پورے کرے اور اگر پہلی تاریخ کو نہیں مرا ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر چار مہینے دس دن پورے کرنا چاہیئے۔ اور طلاق کی عدت کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر حیض نہیں آتا نہ پیٹ ہے اور چاند کی پہلی تاریخ طلاق مل گئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کرے چاہے انتیس کا چاند ہو یا تیس کا اور اگر پہلی تاریخ کو طلاق نہیں ملی ہے تو ہر مہینہ تیس دن کا لگا کر تین مہینے پورے کرے۔

مسئلہ کسی نے بے قاعدہ نکاح کیا تھا جیسے بے گواہوں کے نکاح کر لیا یا بہنوئی سے نکاح ہو گیا اور اس کی بہن بھی اب تک اس کے نکاح میں ہے تو پھر وہ شوہر مر گیا تو ایسی عورت جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا مرد کے مرنے سے چار مہینے دس دن عدت نہ بیٹھے بلکہ تین حیض تک عدت بیٹھے حیض نہ آتا ہو

تو تین مہینے۔ اور حمل ہے ہو تو بچہ ہونے تک بیٹھے۔
مسئلہ کسی نے اپنی بیماری میں طلاق بائن دیدی اور طلاق کی عدت ابھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ وہ مرگیا تو دیکھو طلاق کی عدت بیٹھنے میں زیادہ دن لگیں گے یا موت کی عدت پوری کرنے میں جس عدت میں زیادہ دن لگیں گے وہ عدت پوری کرے اور اگر بیماری میں طلاق رجعی دی ہے اور ابھی عدت طلاق کی نہ گذری تھی کہ شوہر مرگیا تو اس عورت پر وفات کی عدت لازم ہے۔
مسئلہ کسی کا میاں مرگیا مگر اس کو خبر نہیں ملی۔ چار مہینے دس دن گذر چکنے کے بعد خبر آئی تو اس کی عدت پوری ہو چکی۔ جب سے خبر ملی ہے تب سے عدت بیٹھنا ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر شوہر نے طلاق دے دی مگر اس کو نہ معلوم ہوا۔ بہت دنوں کے بعد خبر ملی جتنی عدت اس کے ذمہ تھی وہ خبر ملنے سے پہلے ہی گذر چکی تو اس کی بھی عدت پوری ہو گئی۔ اب عدت بیٹھنا واجب نہیں۔
مسئلہ کسی کام کے لئے گھر سے باہر کہیں گئی تھی یا اپنی پڑوسن کے گھر گئی تھی کہ اتنے میں اس کا شوہر مرگیا۔ اب فوراً وہاں سے چلی آوے اور جس گھر میں رہتی تھی وہیں رہے۔
مسئلہ مرنے کی عدت میں عورت کو روٹی کپڑا نہ دلایا جائے گا۔ اپنے پاس سے خرچ کرے۔
مسئلہ بعض جگہ دستور ہے کہ میاں کے مرنے کے بعد سال بھر تک عدت کے طور پر بیٹھی رہے یہ بالکل حرام ہے۔

روٹی کپڑے کا بیان

مسئلہ بی بی بہت چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں تو اگر مرد نے کام کاج کے لئے اسکو اپنے گھر رکھ لیا تو اس کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے اور اگر نہ رکھا میکے بھیج دیا تو واجب نہیں۔ اور اگر شوہر چھوٹا نابالغ ہو لیکن عورت بڑی ہے تو روٹی کپڑا ملے گا۔

رہنے کیلئے گھر ملنے کا بیان

مسئلہ اگر نکاح عورت ہی کی وجہ سے ٹوٹا جیسے سوتیلے لڑکے سے پھنس گئی یا جوانی کی خواہش سے ہاتھ لگایا کچھ اور نہیں ہوا اس لئے مرد نے طلاق دیدی یا وہ بد دین کافر ہو گئی۔ اسلام سے پھر گئی اس لئے نکاح ٹوٹ گیا تو ان سب صورتوں میں عدت کے اندر اس کو روٹی کپڑا نہ ملے گا البتہ رہنے کا گھر ملے گا۔ ہاں اگر وہ خود ہی چلی جائے تو اور بات ہے پھر نہ دیا جاویگا۔

لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان

مسئلہ میاں پردیس میں ہے اور مدت ہو گئی برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا تب بھی وہ حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے۔ البتہ وہ خبر پاکر انکار کردے تو لعان کا حکم ہوگا۔

تمت بالخیر

کیمیائے سعادت

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کی وہ لافانی کتاب ہے۔ جو صدیوں سے نہایت دلنشیں اور موثر انداز میں دینِ اسلام کا مکمل، دبھرپور تعارف کرا رہی ہے ہر وہ خوبی جو انسان کی دنیوی زندگی کو وقار بخشی اور سلیقہ سکھاتی ہے اور آخرت کی بھلائیاں عطا کرتی ہے ——— اور ہر وہ برائی جو انسان کو اشرف المخلوقات کے مقام بلند سے گرا کر حیوانات کی سطح پہ لے آتی اور عاقبت کو مخدوش بنا دیتی ہے اس پر اس کتاب میں نہایت تفصیل اور خوبی سے بحث کی گئی ہے۔ دنیا و آخرت کی فلاح کے لئے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔

معروف عالم اور ادیب جناب سعید الرحمٰن علوی نے اسے براہِ راست فارسی سے ترجمہ کیا ہے۔

آج کا کیا ہوا یہ ترجمہ پرانے تراجم کے مقابلے میں بہت سلیس اور عام فہم ہے۔ اور یہی ترجمے کی جدت اس کتاب کی بڑی خوبی ہے۔ "کیمیائے سعادت" کی اشاعت کو دنیوی اور اخروی سعادت تصور کرتے ہوئے ہم نے اس کی کتابت اور طباعت نہایت روشن اور واضح کروائی ہے۔ اور کاغذ سفید استعمال کیا ہے۔ جس کی بدولت کتاب سے استفادہ کرنا بہت آسان ہو گیا ہے ———

بہشتی زیور

یہ کتاب جس کے بارے میں کچھ تعارفی کلمات لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف معلوم ہوتا ہے۔ ایک عرصہ سے مسلمان گھرانوں میں خواتین کے لیے دینی معلومات کے خزانہ کا کام دے رہی ہے۔ برصغیر میں قرآن پاک کے بعد جہیز میں جو کتاب سب سے زیادہ دی گئی ہے۔ وہ یہی بہشتی زیور ہے۔ کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس سے بچیوں کو دینی اور گھریلو ضرورت کے بارے میں تمام اہم معلومات یکجا جمع مل جاتی ہیں۔ اور ان سے استفادہ کرنا ان کے لیے کوئی مشکل نہیں رہتا اکثر دیندار گھرانوں میں پڑھنا لکھنا سیکھ جانے کے بعد یہ کتاب بچیوں کو سبقاً پڑھا دی جاتی ہے اور وہ جوانی کے دن شروع ہونے کے ساتھ ہی گھرستی کی سیڑھیوں پر بھی قدم رکھ دیں۔ اس طرح یہ کتاب ان کے لیے آئندہ خوشگوار زندگی کا پیغامبر بن جاتی ہے۔ ہم نے اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ دلکش اور جہیز میں دیا جانے والا ایک قابل قدر تحفہ بنا دیا ہے۔